قدرت نے انھیں مہلت نہ دی اور ہم انگریز دور کے طبقاتی نظام کے فیض یافتگان اور لارڈ میکالے کے تہذیبی وروحانی ورثاء کے رحم وکرم پر آ گئے۔ ان لوگوں نے اس فرسودہ نظامِ تعلیم کو برقرار رکھا اور اس نے ایسے ایسے بیمار ذہن پیدا کیے جو پاکستانی مفادات کا ادراک ہی نہیں رکھتے، جن کی سوچ، جن کی فریکوینسی سراسر مغربی اور امریکی مفادات سے ہم آہنگ ہے۔ وہ ''آقاؤں'' کے ذہن سے سوچتے ہیں اور پاکستان میں انہی کے مفادات کے لیے کام کرتے ہیں۔ انگریزی بڑے فخر سے بولتے ہیں اور محض اسی خوبی کی بنا پر اپنے آپ کو ملک میں منفرد مقام کا مستحق سمجھتے ہیں۔ ایک سابق وزیر تعلیم کی نظریہ پاکستان سے وابستگی کا عالم تھا کہ موصوف قرآن مجید کے سیپاروں کی تعداد سے واقف نہیں تھے، البتہ انگریزی زبان کی ترویج واشاعت کے لیے بہت جذباتی تھے۔ انگریزی کو ایک غیرملکی زبان کی حیثیت سے پڑھانا ضروری صحیح لیکن ملکی مفادات کے برعکس پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کو حصولِ علم کے لیے ایک بدیسی زبان کا محتاج بنا دینا ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ کاش ہم باسٹھ سالہ غلط پالیسیوں سے سبق سیکھ سکیں۔ طبقاتی نظام کو ختم کر کے نظریہ پاکستان کے مطابق قومی زبان میں یکساں نظامِ تعلیم کا اجراء کر سکیں۔ مسلح افواج کے تربیتی اداروں سمیت پیشہ ورانہ سول اداروں کے نصابات کی زبان، سمت اور ہدف کو ''قومیا'' سکیں۔ آج پاکستان میں برطانیہ اور امریکہ کے تعلیمی اداروں نے تعلیم کو ایک نفع بخش تجارت بنایا ہوا ہے۔ نتیجتاً وطن عزیز میں طبقاتی کشمکش کو فروغ مل رہا ہے اور قومی یکجہتی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ لیکن......داد کس سے چاہیں، فریاد کس سے کریں؟

کچھ لوگ خود اپنی کوشش سے طوفان کی زد سے بچ نکلے
کچھ لوگ مگر ملاحوں کی ہمت کے سہارے ڈوب گئے

☆☆☆

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

29 جنوری 2009ء
جمعرات بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

توہین رسالت کی ناپاک جسارت

عبدالقدوس محمدی

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کی زبوں حالی اور زوال کا ہر روز ایک نیا منظر ہمارے سامنے ابھرتا ہے۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بڑی تیزی کے ساتھ ہماری نظریاتی سرحدوں پر حملے کر کے ہمارا اسلامی تشخص ختم کر رہی ہے۔ خدشہ ہے کہ اگر ان کو بے لگام چھوڑا گیا تو کفریہ تعلیم کے ذریعے یہ بچوں کے دل ودماغ بدلنے کی ناپاک سازشوں میں کامیاب ہوجائیں گے کیونکہ جو قومیں اپنے بنیادی نظریے اور مذہب کی حفاظت نہیں کرسکتیں، وہ برباد ہوجاتی ہیں۔ اکبرالہ آبادی نے کہا تھا:

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

کبھی اطلاع آتی ہے کہ اسلام آباد کے فرابلز انٹرنیشنل سکول واقع ایف سیون ٹو میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ کبھی پتا چلتا ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کے نصاب میں فحش جنسی مواد کے ساتھ ساتھ شراب اور خنزیر کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ کبھی معلوم ہوتا ہے کہ ایچی سن کالج میں شعائر اسلامی کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ کبھی خبر آتی ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور کی طرف سے تیسری جماعت کی کتاب ''میری نئی کتاب'' کے صفحہ ۱۳۱ پر سورۃ فاتحہ کی آیات میں تحریف کی گئی ہے اور کبھی اسی بورڈ میں موجود قادیانیوں کی وجہ سے چوتھی جماعت کی اسلامیات کی کتاب کے ص ۷ پر سورہ الماعون کی آخری آیت غائب کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح انگلش میڈیم سکولوں میں بھی پڑھایا جانے والا نصاب اسلام دشمن مواد پر مبنی ہوتا ہے۔ جس سے نہ صرف ہمارا اسلامی تشخص مجروح ہوتا ہے بلکہ مسلمانوں کی نئی نسل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گمراہ کی جاتی ہے۔ انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھائی جانے والی تاریخ کی کتاب Oxford History for Pakistan کے باب The Teaching of Islam میں واضح طور پر رسولِ خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے۔

حال ہی میں صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور کے علاقہ والٹن کینٹ میں واقع قربان اینڈ ثریا ایجوکیشنل

ٹرسٹ کی طرف سے جان بوجھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں بدترین توہین کا ارتکاب کیا گیا ہے۔
اس سکول میں گزشتہ دو سال سے تیسری جماعت کے طلباء و طالبات کو ایک کتاب ''قربان آگہی'' پڑھائی جارہی ہے جس میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صریحاً توہین کی گئی ہے۔ اس کتاب کے ص ۲۲ پر ایک باب ہیرو/ رول ماڈل ہے۔
اس باب میں بتایا گیا ہے کہ ہیرو کون ہوتا ہے اور اس میں کونسی خوبیاں اور خصوصیات ہونی چاہئیں؟ پھر لکھا ہے:
ہمارے معاشرے کے کچھ اچھے ہیرو (۱) ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۲) قائد اعظم (۳) سرسید احمد خان (۴) محترمہ فاطمہ جناح (۵) عبدالستار ایدھی (۶) سر قربان علی (قربان سکول کا مالک)

پھر بچوں سے سوال پوچھا گیا ہے: ان لوگوں میں کیا خصوصیات ان کو ہیرو کا درجہ دیتی ہیں؟ اس کے آگے سکول کے مالک قربان کی بڑی رنگین تصویر دے کر بچوں سے پوچھا گیا ہے کہ ایک اصل ہیرو اور آج کل کے ہیرو میں کیا فرق ہے؟ ظاہر ہے کہ بچہ نفسیاتی طور پر سکول انتظامیہ سے مرعوب ہوتا ہے۔ اسے ڈر ہوتا ہے کہ اگر اس نے ہیرو کے طور پر سکول کے مالک کا نام نہ لکھا تو ممکن ہے، کلاس ٹیچر اُسے ڈانٹے یا سکول سے باہر نکال دے۔ لہٰذا وہ مسٹر قربان کا نام لکھنے پر مجبور ہوگا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ دیگر شخصیات کے تقابل کی ضرورت کیوں پڑی؟ حالانکہ ان میں سے تو بعض شخصیات اسلام بیزار، سیکولر اور بے دین ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان شخصیات کو ایک ہی فہرست میں شامل کرنا صریحاً توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرے میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سردار المرسلین، خاتم النبیین اور وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ قرآن مجید کی بے شمار آیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئیں۔ آپ کی ذاتِ گرامی سے دیگر شخصیات کا تقابل کرنے والے گستاخِ رسول اور مردود ہیں۔

اس کتاب کے ص ۱۱ پر سادگی کے عنوان سے دیئے گئے مضمون کی پہلی سطر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہے جب کہ اسی سطر کے اوپر جوتے کی تصویر بنائی گئی ہے۔ (نعوذ باللہ)

یہ کتاب بازار میں عام دستیاب نہیں لیکن سکول انتظامیہ نے اردو بازار کے ایک پبلشر الطاف ایجوکیشنل پبلشرز بنگالی گلی اردو بازار لاہور سے شائع کروا کر تمام سٹاک اپنے پاس محفوظ رکھا اور تیسری کلاس کے ہر بچے سے زبردستی ۷۰ روپے وصول کر کے اسے یہ کتاب دی گئی۔ یہ بھی یاد رہے کہ ''قربان آگہی'' نامی کتاب بچوں کے نصاب میں شامل نہیں، لیکن اسے دوسری کتابوں کی طرح باقاعدگی سے سکول میں پڑھایا جاتا ہے۔ دوسرا یہ بھی ظاہر ہے کہ سکول میں بچوں کو یہ کتاب سہواً نہیں بلکہ عمداً پڑھائی جاتی رہی۔ بتایا گیا ہے کہ شروع میں بچوں کے والدین نے جب اس کتاب کی اشاعت پر احتجاج کیا تو مسٹر قربان نے نہایت اکھڑ اور غیر شائستہ لہجے میں کہا کہ آپ اَن پڑھ لوگ ہیں۔ میں بہتر جانتا ہوں کہ کتاب میں کونسی چیز اچھی ہے اور کونسی بری۔ اب سکول انتظامیہ کی طرف سے ایک غیر مبہم معافی نامہ بچوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس